Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۶۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۲۸ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ ۔ ۱۴ ہجرت ۱۳۵۹ ہش ۔ ۱۴ مئی ۱۹۸۰ء	نمبر ۱۰۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنے کا نام نماز ہے

انسان ہر وقت محتاج ہے کہ اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے

"نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف فرما دی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے تو آپؐ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؛ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ نماز کیا ہے؟ ۔ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا اور اس سے اپنی حاجات کا مانگنا یہی نماز ہے کہ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرتا کہ تو ایسا ہے۔ اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا اور پھر اس سے مانگنا۔ پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے۔ انسان ہر وقت محتاج ہے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اس کے فضل کا اسی سے خواستگار ہو کیونکہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے (مانگنا یہی ہے کہ) اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا تعالےٰ کی محبت اسی کے خوف اور اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔"

(الحکم مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۳ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے:

حضور کی طبیعت ابھی تک گردوں کے انفکشن کی وجہ سے خراب ہے۔

احباب کرام اپنی نیم شبی دعاؤں کے تسلسل ۔ تواتر اور شدت میں کوئی کمی نہ آنے دیں بلکہ ہر روز پہلے سے بڑھ چڑھ کر اپنے محبوب امام اور آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے بے چین دعائیں کرتے ہوئے رب کریم کے آستانہ پر آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اپنے انوار و افضال کی بارش برساتا رہے۔ آمین!

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر بسلامت رکھے۔ آمین!

۰۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید رقم فرماتے ہیں:

"مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج سورینام (جنوبی امریکہ) کی آنکھوں میں موتیا اتر آیا تھا جس کی وجہ سے انہیں سورینام میں اپریشن کرانا پڑا ہے۔ مورخہ ۲۵ ہجرت کو ان کا اپریشن ہوا جس کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ اپریشن خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ مولوی صاحب کو کامل صحت عطا فرمائے تا کہ وہ جلد کام کرنے کے قابل ہو سکیں اور خدمت دین میں مصروف ہو جائیں۔"

۰۔ مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ احمدیہ چند روز سے درد گردہ سے سخت بیمار چلے آ رہے ہیں۔ آج کل میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ گردہ میں پتھری ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے محترم مولوی صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

شیخ محمود احمد سعید فاضل دار الصدر جنوبی ربوہ

۰۔ میرے داماد مکرم انعام الحق صاحب کوثر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ راولپنڈی کی حالت اپنڈکس کے اپریشن کے بعد انفکشن ہو جانے کی وجہ سے تشویشناک ہو گئی ہے۔ عزیز کراچی میں ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب کرام سے خصوصی درد و الحاح کے ساتھ عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

منصور بشیر ۔ کراچی

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۸ رجمادی الثانی ۱۴۰۰ھ

۱۴ رہجرت ۱۳۵۹ ہش

علیٰ وجہ البصیرت ایمان اور اس کے حصول کا ذریعہ

ایمان اُس وقت تک حقیقی ایمان نہیں کہلاتا جب تک کہ اُس کی بنیاد بصیرت پر نہ ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ:۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ط

(یوسف آیت ۱۰۹)

ترجمہ:۔ تُو کہہ کہ یہ ہے میرا طریق۔ میں تو اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں اور جنہوں نے (سچے طور پر) میری پیروی اختیار کی ہے (ہم سب) بصیرت پر قائم ہیں۔

اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہے کہ جب تک کسی کے ایمان کی بنیاد بصیرت پر نہ ہو اُس وقت تک وہ عند اللہ حقیقی مومن نہیں ہوتا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بصیرت سے کیا مراد ہے؟ سو از روئے لغت بصیرۃ کے معنے عقل، ذہانت، دلیل اور تحقیق و معرفت کے ہیں۔ اس لحاظ سے حقیقی ایمان وہ ہوتا ہے جس کی بنیاد نقل اور تقلید پر نہیں بلکہ دلائل و براہین اور تحقیق و معرفت پر ہوتی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ یوسف کی مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"یہ آیت بتاتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہی کامل متبع کہلا سکتا ہے جو عقل اور دلیل کے ماتحت آپؐ کو مانتا ہے۔ جو ایسا ہے کہ وہ اسلام کو یعنی اللہ تعالیٰ کی توحید کو، نبیوں کو، قیامت اور حشر نشر کو، تقدیر اور فرشتوں کو عقل اور دلائل کے ساتھ سمجھ کر نہیں مانتا بلکہ محض نقل اور تقلید کے طور پر مانتا ہے وہ اس آیت کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا متبع نہیں کہلا سکتا۔ خالی کہہ دینا کہ میں قرآن کو مانتا ہوں جبکہ نہ قرآن کریم کی صداقت کے دلائل معلوم ہوں نہ ان امور کے جو اس میں مذکور ہیں کسی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی متبع نہیں بنا سکتا۔"

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۳۶۹)

اس سے دو باتیں مستنبط ہوتی ہیں اوّل یہ کہ وہ ایمان جس کی بنیاد بصیرت پر نہیں بلکہ محض نقل اور تقلید پر ہو اس لئے حقیقی ایمان نہیں ہوتا کہ اُس کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ایسا آدمی مخالفین کے اعتراضات سے متاثر ہو کر شکوک و شبہات میں مبتلا ہو سکتا ہے اور اس امر کا خطرہ لگا رہتا ہے کہ کہیں وہ اپنا ایمان ہی نہ گنوا بیٹھے۔ دوسرے اس سے حصولِ علم کی ضرورت اور اہمیت واضح ہوتی ہے۔ دین کا علم حاصل کئے اور ساتھ ہی دنیوی علوم سے واقفیت پیدا کئے بغیر انسان نہ صداقت کے دلائل و براہین سے آگاہ ہو سکتا ہے اور نہ تحقیق و معرفت میں ترقی کر کے مخالفین حق کی طرف سے کئے جانے والے اعتراضات کا شافی و کافی جواب دے سکتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایمان کے بصیرت پر مبنی ہونے کے لئے دینی علوم میں مہارت اور دنیوی علوم سے واقفیت کو ضروری قرار دیا ہے اور جماعت کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ ہر فرد جماعت کو اور آئندہ نسلوں کو دینی اور دنیوی علوم سے بہرہ ور کرنے کا انتظام کرے۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو خدا کے حضور وہی مقبول ہوتے ہیں جن کا ایمان علیٰ وجہ البصیرت ہو اور جو دوسرے کے ہر اعتراض کا جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم میں اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے۔ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ کہ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تُو لوگوں سے کہہ دے کہ میری سچائی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ تم جو باتیں کہتے ہو اس کی تمہارے اپنے آدمی کوئی دلیل نہیں جانتے۔ اس کے مقابلہ میں مَیں اور میرے پیرو ہر بات کی دلیل رکھتے ہیں اس لئے ہم سچے ہیں اور تم سچے نہیں۔

پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی جماعت کے تمام افراد کا ایمان بصیرت پر قائم کریں اور یہ وہ ذمہ داری ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر عاید کی گئی ہے۔ اور ذمہ داری سے بچنا نیکی نہیں ہوتی بلکہ ذمہ داری کو ادا کرنا نیکی ہوتی ہے۔ پس ہمارے ذمہ یہ فرض ہے کہ ہم اپنی جماعت کے تمام افراد کو دینی مسائل سے آگاہ کریں اور انہیں ان مسائل میں ایسا پختہ کریں کہ انہیں کوئی گمراہ نہ کر سکے۔ اگر ہم افراد کی اس رنگ میں تربیت نہیں کریں گے اور پھر یہ امید رکھیں گے کہ کسی مخالف کی باتوں سے وہ متاثر بھی نہ ہوں تو یہ ایسی ہی بات ہو گی جیسے کہتے ہیں کہ "آپے مَیں رجّی پجّی آپے میرے بچے جیون" یعنی خود بخود گھر میں بیٹھے فرض کر لیا کہ ہمارا ہر فرد دینی مسائل سے آگاہ ہے اور پھر خود بخود یہ نتیجہ نکال لیا کہ اب انہیں کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ حالانکہ جب تک انہیں دوسرے کے لٹریچر کا علم نہیں ہو گا اور انہیں معلوم نہیں ہو گا کہ اس کے اعتراضات کے کیا جوابات ہیں اس وقت تک بالکل ممکن ہے کہ وہ اس کا شکار ہو جائیں اور اس کی فتنہ انگیزیوں سے متاثر ہو جائیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نومبر ۱۹۴۰ء مطبوعہ الفضل ۱۷ اگست ۱۹۶۰ء)

پس ایمان کے علیٰ وجہ البصیرت ہونے اور رہنے کے لئے دینی اور دنیوی علوم سے واقفیت ضروری ہے تاکہ انسان دلائل و براہین اور تحقیق و معرفت کی رُو سے صداقت پر مضبوطی سے سدا قائم رہے اور اُس کے ایمان کے ضائع ہونے اور خود اُس کے گمراہ ہونے کا امکان کالعدم ہو جائے۔

قطعات

کبھی اِترا نہ تُو اِس پر کہ تیرا نام اچھا ہے
وہی اچھا ہے اِس دُنیا میں جس کا کام اچھا ہے
یہی ہے اک کسوٹی لوگ جس سے پرکھے جاتے ہیں
وہی اچھا ہے جس انسان کا انجام اچھا ہے

جدھر بھی جاؤ خوشی کے دیئے جلاتے رہو
جو ہو سکے تو شب و روز مسکراتے رہو
ہیں اپنی شومیٔ قسمت سے جو غموں کا شکار
بڑھا کے حوصلہ اُن کا اُنہیں ہنساتے رہو

تُو کیا جانے مرے ہمدم میں کیا ہوں
ثنا خوانِ حبیبِ کبریا ہوں
زہے قسمت اُسی کا اُمّتی ہوں
اُسی کے در کا اِک ادنیٰ گدا ہوں
بُرا ہُوں یا بھلا ہُوں، مَیں بہر طور
دل و جاں سے فدائے مصطفیٰ ہوں

کہہ گیا کل کوئی میرے کان میں
کیوں دباتے ہو مجھے احسان میں
دوسرے کے لقمۂ تر میں نہیں
جو مزا ہے اپنے سوکھے نان میں

(محمد صدیق امرتسری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قربِ الٰہی کے حصول کے ذرائع

مکرم مبارک احمد صاحب نسرا - متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

(۲)

اسی طرح استقامت کا عمل ہے۔

استقامت یہ ہے کہ کوئی بھی کام جب شروع کیا جائے تو اس پر مداومت اختیار کی جائے اور کسی مشکل اور مصیبت اور روک کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اس پر کمال مستقل مزاجی کے ساتھ قائم رہا جائے اور یا آخر اسے کما حقہ منزل تک پہنچایا جائے یعنی آخر دم تک اس پر ثبات قدم کے ساتھ قیام کیا جائے۔

بعض لوگ ایک کام کو شروع کرکے چند دن میں اسے ترک کر دیتے ہیں ایسے لوگ کامیاب نہیں ہوتے اور جن میں استقامت پائی جاتی ہے وہ ضرور کامیاب ہو جاتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

"ان احبّ الاعمال الی اللہ مادام وان قلّ"

(منہاج السالکین)

یعنی اللہ تعالیٰ اس کام کو پسند فرماتا ہے جو متواتر کیا جائے بیشک تھوڑا ہو۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں مصیبتیں اور تکلیفیں اور امتحان بھی آتے ہیں اس طرح خدا تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ کون اللہ تعالیٰ کی محبت میں سچا اور کون جھوٹا ہے اس لئے کامیاب شخص وہ ہے جو کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کا دامن نہ چھوڑے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

"وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝"

ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک (سے) اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی (کے ذریعہ) سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول) تو صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے جن پر جب کوئی مصیبت آئے (گھبراتے نہیں بلکہ یہ) کہتے ہیں کہ ہم (تو) اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا"

وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اتریں گے۔ یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو۔

اسی لئے کہا جاتا ہے:۔

"الاستقامة فوق الکرامة۔"

کہ استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔

اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ذریعہ ہے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نیک صالح اور پاک بندوں کو پسند فرماتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ سکے وہاں کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایسے انسان کا اٹھنا بیٹھنا نیک لوگوں کی مجلس میں ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ جب دو انسان آپس میں مل کر بیٹھتے یا رہتے ہیں تو ایک دوسرے پر اثر ضرور ڈالتے ہیں خواہ اثر نیک ہو یا بد جیسا کہ فارسی کی مثل ہے:۔

"صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند"

یعنی نیک کی صحبت تمہیں نیک بنا دے گی اور بد کی صحبت بد بنا دے گی۔

چنانچہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔"

یعنی تم نیک لوگوں اور سچوں اور سچ کے طالبوں کے ساتھ ہو جاؤ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم بھی نیک ہو جاؤ گے

بہر حال نیک صحبت کا اثر ضرور پڑتا ہے۔ ایک نبی ایک بدترین قوم کو اپنی صحبت میں رکھ کر ایک خدائی قوم بنا دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً
فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ"

"آپ نے اے اللہ کے رسول ان لوگوں کو گوبر کی طرح پایا اور اپنی صحبت میں رکھ کر ان کو خالص سونے کی ڈلی بنا دیا۔"

پس صحبت صالحین بھی اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کے وصال اور اس کے پیار کو پانے کا ایک ذریعہ ہے اور قرآن کریم نے گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے تذکرہ میں یہ فرمایا ہے کہ نبی خدا شناسی کے لئے ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم محبت و عشق الٰہی میں اس قدر سرشار تھے کہ مکہ کے لوگ کہا کرتے تھے کہ عشق محمد ربّہٗ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کرام آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر اور آپ کی صحبت صالح سے مستفیض ہو کر اللہ تعالیٰ کے عاشق صادق بن گئے اور

"وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی"

ایک بڑا ذریعہ اللہ تعالیٰ کے قرب کو پانے کا عبادت ہے۔

عبد کے معنی ہیں غلام کے اور عبادت کا لفظ اسی مادہ سے نکلا ہے مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی اسی طرح ڈھال لے کہ وہ خدا کا کامل عبد بن جائے اور اپنے نفس کو خدا کے حضور ایسا جھکا دے کہ بس اسی کا ہو جائے اور یہی انسان کی پیدائش کی غرض ہے جیسا کہ فرمایا:۔

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝"

(الذّاریات)

کہ ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے

پس جو شخص خدا تعالیٰ کو پانا چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے عبادت کرے تب ہی وہ خدا کو خوش کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:۔

"قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝"

کہ (کامل) مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے۔

آگے اللہ تعالیٰ یہ بھی بتاتا ہے کہ وہ کس ذریعہ سے اپنی مراد کو پہنچے۔ فرماتا ہے:۔

"الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝"

یعنی وہ جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور جو زکوٰۃ دیتے ہیں

اس سے مراد یہ ہے کہ مومن صرف بدنی اور لسانی عبادت ہی نہیں کرتے بلکہ مالی عبادت بھی کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔" اس کے عام معنے تو یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں۔ لیکن اس کی حقیقت اور فلاسفی یہ ہے کہ جب انسان سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اس کے سامنے یقین کرتا ہے تو اس سے اس کے دل پر ایک خوف عظمت الٰہی کا پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ خوف اس کو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اس پر نازل ہوتے ہیں اور وہ اس کو بشارتیں دیتے ہیں اور الہام کا دروازہ اس پر کھولا جاتا ہے اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھ لیتا ہے اور اس کی وراء الوریٰ طاقتوں کا مشاہدہ کرتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان ضعیف البنیان ہے خطا و نسیان کا پتلا۔ لیکن خطا و نسیان اور گناہ توبہ و استغفار سے دُھل جاتے ہیں۔ توبہ کے معنی رجوع عن المعاصی کے ہوتے ہیں یعنی اپنے گناہوں سے معافی مانگنا [illegible] کے لئے خدا کے حضور یہ درخواست کرنا کہ وہ اسے گناہوں سے محفوظ رکھے۔

اسلام میں توبہ کو خاص مقام حاصل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:-

"مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۝"

جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور ایمان کے مطابق عمل کئے پس یہ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور اس کے مطابق عمل کرے تو وہ شخص حقیقی طور پر اللہ کی طرف جھکتا ہے۔

اسی طرح سورۃ بقرہ میں آتا ہے:-

"إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝"

یقیناً اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے توبہ کرنے والوں سے اور محبت کرتا ہے پاک و صاف رہنے والوں سے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"اَللّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِيْ أَرْضِ فَلَاةٍ"

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس قدر خوش ہوتا ہے کہ جیسے طرح ایک شخص جس کی اونٹنی جنگل میں گم ہوگئی ہو اور پھر اُسے اچانک مل جائے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہی حال اُس انسان کا ہوتا ہے جس کا دل خدا کی محبت سے اکھڑا ہوا ہوتا ہے پس خشکی کی طرح گناہ اس پر غلبہ کرتا ہے سو اس خشکی کا علاج خدا کے قانون قدرت میں تین طرح سے ہے (۱) ایک محبت (۲) استغفار جس کے معنے ہیں دبانے اور ڈھانکنے کی خواہش کیونکہ جب تک مٹی میں درخت کی جڑ جمی رہے تب تک وہ سرسبزی کا امیدوار ہوتا ہے۔ (۳) تیسرا علاج توبہ ہے یعنی زندگی کا پانی کھینچنے کے لئے تذلل کے ساتھ خدا کی طرف پھرنا اور اس سے اپنے تئیں نزدیک کرنا اور معصیت کے حجاب سے اعمال صالحہ کے ساتھ اپنے تئیں باہر نکالنا اور توبہ صرف زبان سے نہیں ہے بلکہ توبہ کا کمال اعمال صالحہ کے ساتھ ہے۔ تمام نیکیاں توبہ کی تکمیل کے لئے ہیں کیونکہ سب سے مطلب یہ ہے کہ ہم خدا سے نزدیک ہو جائیں۔ دعا بھی توبہ ہے کیونکہ اس سے بھی ہم خدا کا قرب ڈھونڈتے ہیں۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" صفحہ ۳۰)

پس توبہ و استغفار سے بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

ایک اور طریق اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے تزکیہ نفس ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسانی نفس کی حالتیں بیان فرمائی ہیں:-

پہلی حالت نفس امارہ ہے جیسا کہ فرمایا:-

"إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ"

یعنی نفس امارہ کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ انسان کو بدی کی طرف جھکاتا ہے۔

دوسری حالت نفس لوامہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ"

میں اس نفس کی قسم کھاتا ہوں جو ہر بُرے کام پر ملامت کرتا ہے۔

تیسری حالت نفس مطمئنہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:-

"يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝"

یعنی اے نفس آرام یافتہ جو خدا سے آرام پا گیا اپنے خدا کی طرف واپس آجا تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پس میرے بندوں میں مل جا اور میری بہشت کے اندر آجا۔

ان آیات کی رو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب تک ایک انسان نفس امارہ اور نفس لوامہ سے گزر کر نفس مطمئنہ تک نہ پہنچ جائے اس وقت تک وہ خدا کو نہیں پا سکتا۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:-

"قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا"

جس نے اس نفس کو پاک کیا تو سمجھو کہ اپنے مقصود کو پا گیا اور جس نے اسے مٹی میں گاڑ دیا وہ نامراد ہو گیا۔

قرب و وصال الٰہی کے چند ذرائع کا مختصر ذکر کیا گیا ہے اگر کوئی ان پر پورے طور پر کاربند ہو جائے تو وہ خدا کے فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ اس عظیم ہستی کو ضرور پالے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"بدقسمت ہے وہ انسان جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کو کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی محبت، اپنا قرب اور اپنی لازوال محبت عطا فرمائے تا ہم اس نہایت پیار کرنے والی ہستی کے لازوال پیار کے مزید جلوے دیکھ سکیں اور ہماری عبادات اور ہماری قربانیاں اور ہمارا مرنا اور ہمارا جینا خدا تعالیٰ کے لئے ہو جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ (آمین!)

سویڈن میں پارٹیوں اور اجلاسوں میں شراب پیش کرنے کی ممانعت

سویڈش زمانہ کا ایک ہفت روزہ اخبار اپنی حالیہ اشاعت میں رقمطراز ہے:-

"سویڈش لوگ بہت زیادہ شراب پیتے ہیں۔ شراب نوشی کے نتائج دن بدن نمایاں طور پر منصۂ شہود پر آرہے ہیں۔ ہسپتال، پولیس اور جیل والوں کو شراب کے نشہ میں زخمی ہونے والوں کی مدد کرنا پڑتی ہے۔ پارلیمنٹ کی پانچ پارٹیوں کے سربراہوں نے دیگر لیڈروں سے مل کر شراب کے خلاف جہاد شروع کیا ہے اور ایک اشتہار نکالا ہے جس کا عنوان ہے۔

"شراب کے خلاف محاذ"

ان کا کہنا ہے کہ تمام لوگوں کو شراب بالکل ترک کر دینی چاہیئے یا اس میں کمی کر دینی چاہیئے۔ صرف اسی طرح ہم لوگ شراب کے استعمال میں کمی کر سکتے ہیں۔

مگر انسان اس طرح شراب پینے میں کمی کرنے کے لئے راہ راست تجاویز نہیں دے سکتا۔ اس کی بجائے لوگوں کو شراب پینے کے بد نتائج سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اکثر پارٹیوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ سیاسی میٹنگوں میں شراب نہ پیش کی جایا کرے۔ یہ بات مان لی گئی ہے اور حکومت نے اپنے سفارت خانوں کو بھی ہدایت کر دی ہے کہ تقاریب میں شراب نہ پیش کی جایا کرے"

مرسلہ

منیر الدین احمد گوٹن برگ (سویڈن)

(۲۸/۴/۸۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ اپر ریجن گھانا کا سالانہ اجتماع

(مرتبہ مکرم مولوی محمد بن صالح صاحب مبلغ اپر ریجن گھانا)

مجلس خدام الاحمدیہ اپر ریجن ۸ سرکٹ (circuits) میں تقسیم ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر سرکٹ میں خدام احمدیت تبلیغ اور تربیت کے ذریعہ ایک حسین اسلامی معاشرہ کے قیام کے لئے کوشاں ہیں۔ نیز اپنے علاقے کی سماجی خدمت میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضل و احسان سے مجلس خدام الاحمدیہ اپر ریجن نے اپنا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۹ فروری اور یکم مارچ بروز جمعہ اور ہفتہ بمقام "وا" منعقد کیا جس کی تفصیلی رپورٹ پیش خدمت ہے

اجتماع کے پہلے روز صبح آٹھ بجے تمام خدام نے احمدیہ مسلم مشن ہاؤس "وا" سے شہر کے مشہور مقامات تک اور واپس مشن ہاؤس تک مارچ پاسٹ کیا۔ تمام خدام ایک ہی یونیفارم یعنی سفید قمیض، کالی پتلون، کالی ٹوپی اور گلے میں سفید اور کالا سکارف میں ملبوس تھے۔

پہلا اجلاس

بعد نماز جمعہ محترم عبد اللہ ادریس صاحب آفیسر زراعت اپر ریجن کی صدارت میں پہلا اجلاس محترم زکریا ملک صاحب کی تلاوتِ قرآن پاک سے شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد جنرل سیکرٹری صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام کا عہد اور غانا کا قومی عہد دُہرایا جس کے بعد صدرِ مجلس نے غانا کا، محترم امیر صاحب نے احمدیت کا اور نائب نیشنل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ غانا نے خدام الاحمدیہ کا جھنڈا لہرایا۔

محترم امیر صاحب کا خطاب

مکرم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور جنگِ بدر میں دو بچوں کے ابوجہل کو ہلاک کرنے کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کے دَورِ اوّل میں اسلام کے دفاع کے لئے ایسے ہی باہمت بچوں اور نوجوانوں کی ضرورت تھی۔ آج اسلام کو دنیا کے کونے کونے تک پھیلانے کے لئے اور ایک مرکزِ توحید پر اکٹھا کرنے کے لئے ہمیں پیار اور کردار کی جنگ لڑنے والے نوجوانوں کی ضرورت ہے، وہ وقت قریب ہے جب دنیا بھر کی قیادت آپ نے کرنی ہے۔ پس اپنے اندر ایک اسلامی قائد والی خوبیاں پیدا کرو — اطاعت و فرمانبرداری، ڈسپلن، اتحاد پیدا کرو اور اسلامی نمونہ بنو

ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی مثال دیتے ہوئے محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ آپ تعلیم کے ہر میدان میں ترقی کر کے احمدیت کا نام روشن کر سکتے ہیں۔ لہٰذا ہر میدان میں خواہ وہ تعلیمی ہو یا اخلاقی، دوسروں پر سبقت لے جانی ہے اور اپنی تمام کوششوں سے اسلام کی خدمت کرنی ہے۔

آخر میں آپ نے دُعا کے ساتھ باقاعدہ افتتاح کیا۔ دُعا کے بعد نائب نیشنل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ غانا مسٹر ایوب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے نوجوانانِ احمدیت کی اس تنظیم کے اعلیٰ مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یکم فروری ۱۹۳۸ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کی بنیاد رکھتے ہوئے نوجوانانِ احمدیت کو اشاعتِ اسلام، بھائی چارہ اور سماجی خدمت جیسے اہم ترین مقاصد کی طرف توجہ دلائی۔ غانا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۴۷ء سے مجلس خدام الاحمدیہ ملک کی سماجی خدمت میں مصروف ہے۔

مکرم مسٹر ایوب صاحب کی تقریر کے بعد خاکسار محمد بن صالح مشنری اپر ریجن گھانا نے خدام الاحمدیہ کا معاشرہ میں مقام اور ذمہ داریوں پر خطاب کیا اور نوجوانانِ احمدیت پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں پر توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ پس اپنی زندگیوں کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالو تا اسلامی معاشرہ قائم کرنے کی اہم ذمہ داری کا بوجھ اُٹھانے کے قابل ہو سکو۔

خاکسار کی تقریر کے بعد چندہ کی اپیل کی گئی اور -/12000 ¢ چندہ وصول ہوا۔

وصولی چندہ کے بعد مہمانِ خصوصی مسٹر ٹورے اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم نے ایک شہری کے حقوق اور فرائض پر اہم خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ بحیثیت شہری ہمیں اپنے معاشرہ کو حسین تر بنانے کے لئے اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے اساتذہ پر زور دیا کہ آپ بچوں کو با اخلاق اور باکردار شہری بنانے کے ذمہ دار ہیں۔

مسٹر ٹورے کے بعد یہ اجلاس برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس

بعد نماز مغرب و عشاء محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ غانا کی صدارت میں دوسرا اجلاس عبد السلام صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اپر ریجن کی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد دینی سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ ہر سرکٹ سے دو خدام جواب دینے کے لئے حاضر تھے۔ اس مقابلہ میں مکرم محمود بن خالد اوّل اور داؤد بن عثمان دوم قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ اعزاز مبارک کرے آمین اس کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

دوسرا روز

صبح آٹھ بجے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ مختلف سرکٹ کے درمیان رسہ کشی کا دلچسپ مقابلہ ہوا جس میں ولیسٹرن "وا" اوّل قرار پایا۔ رسہ کشی کے بعد بزرگوں کے لئے دلچسپ کھیل میوزیکل چیئرز ریس منعقد ہوئی جس کے بعد احمدیہ والی بال سٹار اور "وا" ڈسٹرکٹ کے درمیان والی بال کا میچ ہوا۔ احمدیہ والی بال سٹار نے یہ میچ جیت لیا۔

بعد نماز عصر تیراندازی کا دلچسپ مقابلہ ہوا اور اس کے بعد احمدیہ بے بی فٹ بال سٹار اور احمدیہ ایمبیسڈر فٹ بال کلب کے درمیان فٹ بال کا مقابلہ ہوا جو کہ برابر رہا۔ یہ دونوں کلب احمدی بچوں کے ہیں۔

آخری اجلاس

مکرم محترم عبد اللہ ادریس کی صدارت میں بعد نماز مغرب و عشاء آخری اجلاس شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن پاک کے بعد اذان اور تلاوتِ قرآن پاک کا مقابلہ ہوا۔ ان علمی مقابلوں کے بعد ہر سرکٹ کے علاقائی قائد نے گزشتہ سال کی کارکردگی پر رپورٹ سنائی۔

آخر میں محترم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ جماعت کی مثال ایک جسم کی ہے۔ اگر جسم کا ایک حصہ کمزور ہے تو سارا جسم ہی بے کار ہے۔ پس اگر ہماری جماعت کی کوئی ایک ذیلی تنظیم بھی کمزور ہے تو ساری جماعت کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ پس جماعت کی تمام ذیلی تنظیموں کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنی چاہئیں اور ہر تنظیم کو پہلے سے زیادہ مؤثر اور فعال بنانا چاہیئے۔

آخر میں محترم امیر صاحب نے دعا کرائی اور یہ دو روزہ روحانی اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

خدام الاحمدیہ کا فرض

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

"اصل چیز ذکرِ الٰہی، خدا تعالیٰ کی محبت اور مساجد کے ساتھ تعلق ہے۔ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ نوجوانوں میں یہ باتیں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اُن پر ذکرِ الٰہی کی اہمیت واضح کریں۔ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کریں اور انہیں مساجد میں زیادہ وقت صرف کرنے کی عادت ڈالیں۔"

(الفضل ۱۷ ۹/۴۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ کے سالانہ علمی مقابلے اور تقسیم انعامات

امسال جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے جو مارچ کے آخری عشرہ میں منعقد ہوئے منصفین کے فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل طلبہ انعام کے مستحق قرار پائے۔

اردو:- عبدالسمیع خان درجہ رابعہ اوّل ، اظہر احمد درجہ رابعہ دوم۔
اخلاق احمد انجم درجہ خامسہ سوم ، مظفر احمد درانی درجہ ممہدہ حوصلہ افزائی

انگریزی:- احمد جبرائیل سعید درجہ رابعہ اوّل ، ملک محبوب احمد ضیغم درجہ خامسہ دوم
ظفر اللہ خان طاہر درجہ اولیٰ سوم ، احمد داؤد درجہ ثالثہ سوم
محمد افضل الفضل الخاص حوصلہ افزائی "

عربی:- عبدالماجد طاہر درجہ خامسہ اول ، ملک محبوب احمد درجہ خامسہ دوم
اخلاق احمد انجم درجہ خامسہ سوم "
امر معروف الفضل الخاص ، محمود احمد شاد درجہ ممہدہ حوصلہ افزائی۔

ان طلبہ نیز فی البدیہہ تقاریر (ہر سہ زبان) مضمون نویسی (ہر سہ زبان) حفظ ادعیہ اشاعت مضامین اور کل ربوہ حسن قرأت میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مہمان خصوصی نے عربی تقریری مقابلہ کے معًا بعد انعامات تقسیم فرمائے ان کے علاوہ اپنی کلاس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں اور حفظ قرآن مکمل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

اس سال کے بہترین طالب علم کا اعزاز ملک محبوب احمد صاحب ضیغم درجہ خامسہ نے حاصل کیا۔

گروپوں کے لحاظ سے اردو تقریری مقابلہ میں صداقت اور رفاقت گروپ عربی تقریری مقابلہ میں رفاقت گروپ اور انگریزی تقریری مقابلہ میں شجاعت گروپ اوّل آئے اور انہوں نے ٹرافی حاصل کی۔ ہر سہ مقابلوں میں اوّل قرار پانے پر شجاعت گروپ مجموعی رنگ میں ٹرافی کا حقدار قرار پایا۔

تقسیم انعامات کے بعد صاحبزادہ صاحب نے مختصر سا خطاب فرمایا اور طلبہ کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔

مسجد حسن اقبال میں مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد جملہ مہمان کرام اور دیگر معززین نے اس عشائیہ میں شرکت فرمائی۔ جو ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں ترتیب دیا گیا تھا۔

(نائب الرئیس للجمعیۃ العلمیۃ)

لجنہ اماء اللہ کے اعلانات

لجنہ اماء اللہ کے تینوں معیاروں کے امتحانات ۱۱ر جون کو ہو رہے ہیں۔ پرچہ جات تیار ہیں۔ مگر ابھی تک صرف ۸ لجنات کی طرف سے پرچے منگوانے کی تعداد ہمیں موصول ہوئی ہے۔ پرچے صرف انہیں لجنات کو بھجوائے جائیں گے جن کی طرف سے اطلاع موصول ہو گی۔

(۳) معیار سوم کے امتحان میں شامل کتاب سیرت خیر رسل کا سٹاک ختم ہو جانے کی وجہ سے متبادل کتاب راز حقیقت رکھ دی گئی ہے۔ سوالات دونوں کتب سے آئیں گے جس کی تیاری ہو صرف اس کے سوال حل کئے جائیں۔

(۳) مئی، جون کے مطالعہ کے لئے ضرورت الامام یا فتح اسلام از حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقرر ہیں۔ ممبرات مطالعہ کریں اور انفرادی مطالعہ کی اطلاع ماہوار رپورٹ میں ضرور دی جائے۔ اس کی طرف بہت کم توجہ ہے۔

(۴) امسال لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام پہلی مرتبہ انعامی مقابلہ مضمون نویسی کروایا جا رہا ہے۔ اس کا اعلان متعدد مرتبہ الفضل میں آچکا ہے۔ انفرادی خطوط کے ذریعہ بھی اس مقابلہ کے جملہ کوائف سے لجنات کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ مگر صرف لجنہ اماء اللہ مرکزی کی سیکرٹری کی طرف سے اس ضمن میں اطلاع ملی ہے کہ مقابلہ میں شامل ہوں گی۔ باقی لجنات بھی متوجہ ہوں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حقیقی انصار اللہ اور ان کا بلند مقام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"انصار دو قسم کے ہو سکتے ہیں۔ ایک نام کے انصار اور ایک حقیقی انصار ...... محض انصار اللہ کہلانے سے ہم حقیقی معنوں میں انصار اللہ نہیں بن سکتے۔ حقیقی انصار ہم جب بنیں گے کہ جب ہماری ہر حرکت و سکون سے یہ گواہی ملنے لگے کہ فی الواقعہ ہم خدا کے دین کی نصرت اور حمایت کرنے والے ہیں"

خدا کے دین کی نصرت کا ایک طریق تحریک جدید کے مالی جہاد سے وابستہ ہے۔ اس سلسلہ میں انصار بھائی انفرادی اور مجلسی سطح پر اپنا جائزہ لیں اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ناصرات کا مرکزی سالانہ امتحان

ناصرات کا مرکزی سالانہ امتحان ۳۰ر مئی بروز جمعہ ۱۹۸۰ء منعقد ہو گا ناصرات کی تمام سیکرٹریوں سے گزارش ہے کہ الگ الگ تینوں معیاروں کے مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے دفتر لجنہ مرکزیہ کو آگاہ کریں۔ تاکہ اسی کے مطابق پرچے بھجوائے جا سکیں۔ مطالبہ نہ کرنے پر پرچے نہیں بھجوائے جائیں گے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

مکرم منظور احمد خان صاحب دار الصدر شرقی ربوہ نے اپنی صاحبزادی عزیزہ زاہدہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسلام صاحب زاہد کی طرف سے اپنی پہلی نواسی کی ولادت پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے مبلغ ایک صد ۱۰۰/- روپیہ ارسال کرتے ہوئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے والدین، خاندان اور اسلام کے لئے ہر لحاظ سے قرۃ العین بنا دے۔ نیز نومولودہ کے والد مکرم عبدالسلام صاحب کو ایک حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت کاملہ عاجلہ دے کر آئندہ ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ایصالِ ثواب

مکرم ناصر احمد صاحب صدیقی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے اپنے والد حضرت حکیم محمد صدیق صاحب رضی اللہ عنہ آف میانی ضلع سرگودھا کے لئے ایصال ثواب کی غرض سے مبلغ یک صد ۱۰۰/- روپیہ برائے تعمیر مساجد بھجواتے ہوئے قارئین کرام الفضل سے اس دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے والد مرحوم کے درجات کو بلند سے بلند تر فرما کر جنت النعیم کا ہر قسم کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین۔

والدین کے احسانات کا بدلہ تو نہیں دیا جا سکتا تاہم ایصال ثواب کا یہ طریق اختیار کر کے هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۔ کے جذبہ کا اظہار کیا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے مطلع کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر 24438:۔

میں مظفر احمد ولد عبدالغنی صاحب نمبردار چک سدلیہ ضلع سیالکوٹ قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک سدلیہ (حال سرگودھا چھاؤنی) ضلع سیالکوٹ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 80/1/25 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/720 روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد:۔ مظفر احمد ایس ڈی او ایم ای ایم معرفت گیریزن انجینئر آرمی سرگودھا کینٹ۔

گواہ شد:۔ ملک ریاض حسین قائد خدام الاحمدیہ مکان 14/18 کوارٹرز F.A.F سرگودھا چھاؤنی

گواہ شد:۔ نذیر احمد باجوہ سیکرٹری مال سرگودھا چھاؤنی کوارٹر نمبر 19/4 A F.A.F سرگودھا چھاؤنی۔

مسل نمبر 24439

میں محمد اشرف کھنگوڑا ولد محمد شریف کھنگوڑا قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت یکم جنوری 1975ء ساکن موضع جے سنگھ والا ضلع شیخوپورہ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 80/1/25 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(1) نقدی -/100 روپے ایک سو روپیہ

(2) ایک پختہ دیہاتی مکان رقبہ چار مرلے قیمت دس ہزار روپے -/10000

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/857 روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد:۔ محمد اشرف کھنگوڑا ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول کرتو پنڈوری ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد:۔ محمد اسلم ٹھیکیدار صدر جماعت احمدیہ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد:۔ صوفی احمد دین ولد شہاب دین زعیم انصار اللہ۔

مسل نمبر 24440:۔

میں صالحہ بی بی بیوہ مہرالدین صاحب قوم مستری پیشہ خانہ داری عمر 75 سال بیعت دسمبر 1936ء ساکن موسیوالہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 79/6/24 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(1) حق مہر -/100 روپے سو روپے۔

(2) نقد چار ہزار روپے -/4000 روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار آمد بصورت خرچ خوراک ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامتہ:۔ صالحہ بی بی بیوہ مہرالدین صاحب بمقام موسیوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ سعید محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ موسیوالہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موسیوالہ ضلع سیالکوٹ۔

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(41)

مکرمہ بیگم عبدالکریم صاحب	دہلی گیٹ لاہور	50.00 روپے
" نہمیدہ بیگم برائے والدین	" "	100.00 "
" امتہ السلام صاحبہ	" "	100.00 "
" نسرین فضل صاحبہ	" "	10.00 "
مکرم انعام اللہ صاحب	" "	80.00 "
" انتی احمد صاحب	" "	73.00 "
" خواجہ محمد شریف صاحب	" "	10.00 "
" عبدالقدیر خان صاحب	فیکٹری ایریا شاہدرہ	10.00 "
" محمد اکرم صاحب	ربوہ	600.00 "
" بریگیڈیئر اقبال احمد شمیم صاحب	"	20.00 "
" لجنہ حیدرآباد بذریعہ لجنہ مرکزیہ	"	110.00 "
" عبدالخالق صاحب	محلہ مسلم گنج شیخوپورہ	55.70 "
" ریاض حسین صاحب	سرگودھا چھاؤنی	190.00 "
مکرمہ بیگم میجر غفور احمد صاحب	ربوہ	20.00 "
" صالحہ شہناز بنت محمد یوسف صاحب	دارالرحمت وسطی ربوہ	25.00 "
" آصفہ مظفر صاحبہ	دارالصدر شمالی ربوہ	10.00 "
مکرم کرنل ریٹائرڈ محمد سعید صاحب	حال کینیڈا بذریعہ دفتر PS	500.00 "
" صوبیدار ظفر اقبال شبلی صاحب	محمودہ ضلع راولپنڈی	10.00 "
" ملک مسعود احمد صاحب سیکرٹری مال	جیکب آباد از لجنہ	50.00 "
" سیٹھی بشیر احمد صاحب	جہلم	15.00 "
" فداالحق صاحب	" "	10.00 "
" خواجہ سعید احمد بٹ صاحب	"	40.00 "
" حمیدالدین احمد صاحب	بگمٹ گنج مردان	22.00 "
" میجر سعید احمد صاحب	گلگت	15.00 "
مکرمہ فرزانہ شاہد صاحبہ	"	30.00 "
مکرم نقیر محمد صاحب	"	10.00 "
" کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب	آف لاہور	20.00 "
" عبدالشکور جاوید صاحب	دارالرحمت شرقی	10.00 "
" کیپٹن عبدالباسط صاحب	" "	10.00 "

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفۂ وقت کی خصوصی دعائیں حاصل کرنے کا طریق

ہر احمدی طالب علم حضور کو اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر فرمایا:-

"ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لے کر پی۔ ایچ۔ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں اور دفتر کی طرف سے ان کو جواب بھی دیا جائیگا"

(الفضل ۲۹ را پریل ۱۹۸۰ء)

نہایت ضروری گزارش

از محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

"اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحم کے ساتھ ۲۱ سال سے احباب جماعت کے تعاون سے مستحق مریضان کا علاج فضل عمر ہسپتال میں احباب کے بھجوائے ہوئے عطایا برائے علاج مستحق مریضان سے بہت احسن طریق پر ہو رہا ہے مگر اب چند ہفتوں سے اس مد میں رقوم بہت کم آ رہی ہیں۔ اگر یہی حالت رہی تو کارِ ثواب مجبوراً بند کرنا پڑے گا۔ کیا احباب چاہتے ہیں کہ اس نہایت بابرکت کارِ ثواب کو مجبوراً بند کر دیا جائے۔ خاکسار اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ لہذا ارشاد الٰہی فَذَکِّرْ کی روشنی میں خاکسار احباب جماعت کو یاد دہانی کراتا ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں زیادہ سے زیادہ عطایا بھجوانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی حقیر کوششوں میں اپنے خاص فضل سے برکت ڈالے۔ ان کی جملہ پریشانیوں کو دُور فرمائے۔ آمین"

درخواستِ دعا

۱۔ عاجز کے نہایت عزیز مکرم بشارت احمد صاحب چھٹی گزار کر ۱۰ رمئی ۱۹۸۰ء کو بیرونِ ملک جا رہے ہیں۔

۲۔ اسی طرح مکرم مبارک احمد صاحب کی نمایاں کامیابی اور ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ دینی و دنیوی ترقیات عطا کرے۔ آمین

میاں غلام احمد سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار چوہڑکانہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مجھے دو لڑکوں کے بعد مورخہ ۸۰/۳/۸ بروز جمعۃ المبارک لڑکی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام فرحت جبین رکھا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو خادم دین نیک صالح بنائے اور لمبی عمر عطا کرے

شیخ اعجاز احمد ولد شیخ مشتاق احمد اوکاڑہ ضلع ساہیوال

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے (منیجر)

فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۹۸۰ء

۲۳ رجون تا ۸ جولائی منعقد ہوگی

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال فضل عمر درس القرآن کلاس مورخہ ۲۳ رجون تا ۸ جولائی ۱۹۸۰ء مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی انشاء اللہ۔ جملہ امراء کرام۔ صدر صاحبان و مربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں ایسے طلباء و طالبات کو کلاس میں شمولیت کی تحریک فرمائیں جو کم از کم مڈل پاس ہوں یا اس سے زیادہ تعلیم یافتہ ہوں۔ اس تعلیمی معیار کو مد نظر رکھتے ہوئے بڑی عمر کے مرد و خواتین بھی شمولیت اختیار کر سکتے ہیں۔ کلاس کے حسب ذیل تین معیار ہوں گے۔

معیارِ اوّل :- جن طلباء و طالبات کی تعلیم بی۔ اے یا اس سے اوپر ہوگی۔ مولوی فاضل۔ منشی فاضل اور ادیب فاضل بھی اس میں شامل ہیں۔

معیارِ دوم :- جن کی تعلیم بی۔ اے سے کم اور میٹرک سے زیادہ یا میٹرک تک ہوگی۔

معیارِ سوم :- جن کی تعلیم مڈل یا اس سے اوپر مگر میٹرک سے کم ہوگی۔

طلباء کی فہرستیں نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ اور طالبات کی فہرستیں حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی خدمت میں ۲۲ رجون ۱۹۸۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں

(ایڈیشنل اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

مقابلہ مضمون نویسی برائے اطفال و ناصرات

اطفال و ناصرات کا علمی و ادبی ذوق اجاگر کرنے کے لئے ہر سال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایک مقابلہ مضمون نویسی ہوتا ہے۔ امسال اس مقابلہ کے لئے عنوان ہے۔

"سیرۃ حضرت عمر فاروقؓ"

اوّل و دوم اور سوم آنے والوں کو بالترتیب دوسو، ڈیڑھ سو اور ایک سو روپے نقد بطور انعام دیئے جائیں گے۔

یہ مضمون کم از کم ۵ اور زیادہ سے زیادہ ۷ فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو۔ اور ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء تک اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانا چاہیئے۔

پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

کاروباری احمدی بھائیوں کیلئے

نادر موقع

ربوہ میں بارونق جگہ پر ایک جنرل اسٹور" چالو حالت میں برائے فروخت ہے۔ خواہشمند حضرات فوری رابطہ قائم کریں۔

"الخدمت"

(اقصیٰ روڈ ربوہ)

تحقیقی مقالہ

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقق لاہور بتاریخ ۱۸ رمئی بروز اتوار ساڑھے پانچ بجے بعد نماز عصر جامعہ ہال میں

لِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ

کے موضوع پر اپنا تحقیقی مقالہ پیش فرمائیں گے احباب کرام سے شرکت کی درخواست ہے۔

الامین للجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ

زمیندار جماعتیں لازمی چندہ جات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ ناظر بیت المال آمد ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴